بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 17 ستمبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کے واقعات کا ذکر چل رہا ہے۔ آج جنگ یرموک کے متعلق ذکر کرونگا۔ دمشق اور حمص اور دیگر شہروں میں رومی شکست کھا چکے تھے۔ رومی بادشاہ نے انتکیہ شہر میں لیڈروں کو اکٹھا کیا اور ان سے دریافت کیا کہ عرب تم سے فوج میں اور ساز وسامان میں کم ہیں پھر تم کیوں ان سے مسلسل شکست کھا رہے ہو۔ اس پر ان سب نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ اس موقع پر ایک بوڑھے شخص نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے اخلاق ہمارے اخلاق سے اچھے ہیں۔ وہ رات کو عبادت کرتے ہیں، دن کو روزے رکھتے ہیں، کسی پر ظلم نہیں کرتے اور ایک دوسرے سے اچھے طریق سے ملتے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ شراب پیتے ہیں، بدکاریاں کرتے ہیں اور لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اس کا یہ اثر ہے کہ ان کے کام میں جوش اور استقلال پایا جاتا ہے جبکہ ہمارا کام اس سے فارغ ہے۔

رومی بادشاہ کی پکار پر ایک بہت بڑی فوج مسلمانوں پر حملہ کیلئے انتکیہ میں اکٹھی ہوگئی۔ اس وقت حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ اس وقت ہم حمص کو چھوڑ کر دمشق میں جمع ہوں گے۔ حمص کو چھوڑنے سے قبل حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو ٹیکس بھی عیسائیوں اور یہودیوں سے لیا گیا تھا وہ واپس کر دیا جائے کیونکہ یہ ہم نے ان کی حفاظت کے بدلہ میں لیا تھا۔ آپ نے حکم جاری فرمایا کہ نہ صرف حمص میں بلکہ تمام شہروں میں ایسا ہی کیا جائے۔ تاریخ میں ذکر ہے کہ عیسائی اور یہودی اس سے بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے مسلمانوں کی فتح کیلئے دعا کی اور خواہش کی کہ ان کے شہر دوبارہ مسلمانوں کی حکومت میں آجائیں۔

دمشق میں آنے کے بعد حضرت ابو عبید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جوش سے لڑنے کی ترغیب دلائی اور مدد کیلئے مزید فوج بھیجی۔ حضرت خلد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی اپنی فوجوں کے ہمراہ پہنچ

گئے۔ جب جنگ کا آغاز ہوا تو رومیوں کو شکست کے آثار جلد ہی نظر آنے لگے۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو دولت دیکر لوٹ جانے پر آمادہ کیا جائے۔ بات چیت کیلئے رومیوں کی طرف سے ایک قاصد جسکا نام جارج تھا وہ مسلمانوں کی طرف آیا۔ وہ مسلمانوں کا جوش اور امن و سکون دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ قاصد نے حضرت ابو عبیدہ سے سوال کیا کہ تم عیسیٰ کی نسبت کیا عقیدہ رکھتے ہو۔ اس پر آپ نے قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ یقیناً مسیح عیسیٰ ابنِ مریم محض اللہ کا رسول ہے ا ور اُس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف اُتارا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آوٴ۔ اور "تین" مت کہو۔ باز آوٴ کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ یقیناً اللہ ہی واحد معبود ہے۔ وہ پاک ہے اِس سے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور بحیثیت کارساز اللہ بہت کافی ہے۔

ان آیات کو سن کر جارج نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا نبی سچا ہے۔ رومیوں کا قاصد مسلمان ہو گیا اور واپس نہ جانا چاہتا تھا۔ لیکن حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا کہ وہ فی الحال اگلے روز حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس چلے جائیں۔ اگلے روز حضرت خالد بن ولید بات چیت کیلئے رومیوں کے پاس گئے۔ رومی سردار نے ان کو دولت سے لالچ دینے کی کوشش کی لیکن کچھ بات نہ بنی۔ اس کے بعد جنگ جاری رہی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔